مولای صل وسلم دائما ابدا　　علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

[illegible] شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ [illegible] ہوکر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی [illegible] تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف[illegible] کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کرلیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کردیں۔

[illegible] کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ [illegible] "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین واحباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

[illegible] حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد وآله واصحابه اجمعين

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ
بِرَجُلٍ مِنْ بَنِىْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ
فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِىْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ
تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ
فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
كَانَ الْغَدَ فَقَالَ لَهٗ مَاعِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِىْ مَاقُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ
تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ
تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ[1] الحديث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب گھڑسواروں کا ایک دستہ روانہ فرمایا یہ لوگ بنوحنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لے آتے آئے

۱؎ مشکوٰۃ ص ۳۴۴

ثمامہ بن اُثال کہا جاتا تھا اور یہ اہلِ یمامہ کا سردار تھا، اسے لاکر مسجدِ نبوی کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا اُدھر گزر ہوا تو آپ نے ثمامہ سے پُوچھا کہ کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلّم) میری رائے خیر ہی خیر ہے، اگر تو آپ مجھے قتل کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ایک خُونی شخص کو قتل کرتے ہیں اور اگر انعام فرماتے ہیں (یعنی چھوڑ دیتے ہیں) تو ایک شُکر گزار شخص پر انعام فرماتے ہیں، اور اگر آپ مال لینا چاہیں تو مانگئے جتنا مال آپ چاہیں گے اتنا دے دیا جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اِنہیں اسی حال پر چھوڑا اور چل دیے، دوسرے دِن آپ نے اس سے پھر یہی سوال کیا، اس نے کہا کہ میری اَب بھی وہی رائے ہے جو میں عرض کرچکا ہوں اگر انعام فرمائیں گے تو ایک شُکر گزار شخص پر انعام فرمائیں گے اور اگر قتل کریں گے تو ایک خُونی شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال لینا چاہیں تو مانگیے جتنا مال آپ چاہیں گے اُتنا دے دیا جائے گا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک گھڑ سوار صحابہ کرام کا دستہ بھیجا، وہ جس کام گئے تھے اُس میں کامیاب ہُوئے لیکن ایک چیز اور ذکر کی گئی ہے اس کے علاوہ کہ وہ ایک شخص کو پکڑ لائے وہ بنی حنیفہ کا آدمی تھا اُس کا نام تھا ثُمَامَۃُ بن اُثَال ـــــ یہ معمولی آدمی نہیں تھا، بلکہ سَیِّدُ آلِ الْیَمَامَۃِ سردار تھا یمامہ والوں کا، کسی طرح موقع مل گیا یہ ان کے ہاتھ لگ گیا اور اِس کو پکڑ کے وہ لے آئے، لاکے قید کر دیا اور قید جو کیا ہے وہ بھی الگ قید خانہ بنا ہُوا نہیں تھا اس وقت تک، مسجد میں باندھ دیا ستون سے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے اِن سے باتیں کیں، پُوچھا کیا رائے ہے تمہاری، کیا حال ہے تمہارا، اُنھوں نے کہا عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ۔ میرے پاس کوئی بُرائی نہیں ہے ٹھیک ہی بات ہے بہتری ہے، پر وہ ایک جملہ کہتا تھا۔ ہر ملاقات پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ملے ہیں تو اُس نے یہ جملہ استعمال کیا ہے اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ اگر آپ مجھے ماریں گے تو بڑے قیمتی خُون کے آدمی کو ماریں گے کیونکہ سردار تھے اور اگر انعام کریں گے یعنی نہ ماریں گے تو پھر یہ ہے کہ میں شُکر گزار رہوں گا۔ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ۔ اگر آپ

کہتا: تیسری صورت یہ ہے کہ آپ روپیہ لے لیں اور چھوڑ دیں۔ وَ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْہُ مَا شِئْتَ جو آپ کو چاہیے وہ میں مہیا کروں گا۔ جتنا آپ چاہیں میرا "فِداءً" آزاد کرنے کا: چھوڑنے کا بدلہ وہ میں دوں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں سُنیں اور تشریف لے گئے اگلے دن پھر اسی طرح سے گفتگو ہوئی پھر اُس نے یہی جواب دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اُسی حال پر چھوڑے رکھا۔ یعنی قید ہی میں، تیسرے دن پھر دریافت کیا پھر اُس نے یہی جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ اِن کو چھوڑ دو ایسے ہی بغیر ان سے نہ کچھ لیا جائے نہ اُنھیں جان سے مارا جائے۔ بلکہ اُنہیں چھوڑ دیا جائے یہ رائے ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، وہ چلے گئے قریب میں کھجور کا باغ تھا اس میں پانی بھی تھا وہاں غسل کیا مسجد میں آئے اور پھر مسلمان ہو گئے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ان سے بعد میں لوگوں نے پوچھا تھا کہ جب تم نے مسلمان ہونا تھا تو اسی وقت کیوں نہیں ہو گئے تو اُنھوں نے کہا کہ میں اس لیے مسلمان نہیں ہوا تھا کہ لوگ یہ کہتے کہ ڈر میں مسلمان ہو گیا بعد میں آیا ہوں اور اپنی خوشی سے آیا ہوں تو اب یہ بات کوئی نہیں کہنے کا۔

اور وہ عرض کرنے لگے کہ دُنیا میں مجھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں کہ) یہ سب سے زیادہ مبغوض تھے، ناپسند تھے، ان سے مجھے عداوت تھی، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہہ رہے ہیں لیکن اب مجھے سب سے زیادہ آپ محبوب ہیں۔

اور کوئی دین اتنا ناپسند اور مبغوض نہیں تھا جتنا آپ کا دین مگر اب سب سے زیادہ محبوب آپ کا دین ہے۔

اور کوئی جگہ کوئی شہر اس سے زیادہ بُرا نہیں لگتا تھا جتنا آپ کا شہر مگر یہ سب سے زیادہ مجھے اب محبوب ہے تو پہلے تو لڑتے رہے ہیں اُن کی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ جنگ کی حالت میں ہی گرفتاریاں ہُوا کرتی ہیں اسلام میں، ویسے نہیں، زبردستی نہیں کوئی گرفتار کر سکتا کسی کو، بلکہ بہت سخت سزا آئی ہے، نہایت عذاب آیا ہے، اگر کوئی کسی کو ویسے ہی پکڑ کے غلام بنا لے تو یہ ٹھیک نہیں اس کا بہت بڑا عذاب آیا ہے اور اُس زمانے میں لڑائی میں ایک دوسرے کو قید کر لیتے تھے اور گرفتار کرنے کے بعد غلام بنا لیتے تھے۔ بیچ دیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ویسے ہی چھوڑ دیا۔

تو بات یہ ہے کہ اتنے دنوں اُنھوں نے دیکھا مسجد میں کہ مُسلمان آتے ہیں نماز پڑھتے ہیں، خُدا کی یاد کرتے ہیں آپس میں محبّت ہے تعلّق ہے سچ بولتے ہیں اور کوئی تفاوت ان میں نہیں ہے۔ بڑے چھوٹے سب برابر ہیں اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے معاملات اور انصاف، معاملات اور عبادات دونوں چیزیں سامنے آگئیں۔ اس کی وجہ سے طبیعت میں یہ انقلاب آیا اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شاید یہی حکمت ہو اس میں، ہوتا تو وہ تھا جو اللہ کی طرف سے قلب مُبارک میں ڈالا جاتا، مگر اس میں شاید یہ حکمت بھی ہو کہ ایک دن نہیں بلکہ دو دن بلکہ تین دن اتنی گویا غذا انھیں پہنچنی چاہیے کہ اُن کے دِل سے نفرت ہٹ جائے اور ساری چیزیں ٹھیک ہوجائیں اور جو جو شکوک اور شُبہات ہیں وہ ختم ہوجائیں، پھر وہ کہنے لگے وَ اِنَّ خَیْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَ اَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ۔ آپ کے یہ جو گھڑسوار ہیں جو مجھے گرفتار کرکے لائے ہیں تو اُنھوں نے جب پکڑا مجھے تو میں عمرے کے لیے روانہ ہو رہا تھا، تو مجھے بتلایئے کہ کیا کروں میں اب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اِن کو بشارت دی اچھے کلمات ان کے لیے استعمال فرمائے اور یہ فرمایا جاؤ عمرہ کرلو، اب یہ گئے عمرے کے لیے تو اس وقت تک توکہ فتح نہیں ہُوا تھا۔ یہ اپنے علاقے کے زور پر چلے گئے کیونکہ یہ اپنے علاقے کے سردار تھے لوگوں نے کہا، ایک بولنے لگا۔ اَصَبَوْتَ؟

آپ اپنے دین سے نکل گئے؟ کیونکہ اُن کا جو پُرانا (دین) تھا وہ بُت پرستی کا تھا۔ وہ چھوڑ دی تو اُنھوں نے کہا کہ دین سے نکل گئے؟ قَالَ لَا۔ اُنھوں نے کہا کہ دین سے نہیں نکلا بلکہ اسلام میں داخل ہو گیا وَ لٰكِنِّیْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پھر اُنھوں نے ایک دباؤ بھی دیا سیاسی اور دینی قوّت کا کہنے لگے کہ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ

اب تمہارے پاس ایک دانہ بھی گیہوں کا وہاں سے نہیں آئے گا ہمارے علاقے میں سے حتّٰی کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اجازت دیں، وہ اجازت دیں گے تو ہم بھیجیں گے تمہیں، ورنہ تمہارے پاس گیہوں بھی نہیں سپلائی کیا کریں گے، اور کسی اور کے ہاتھ بیچ دیں گے۔ گویا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت ذہن نشین کرائی تاکہ آگے کو گستاخی اُن کے ذہن سے نکلے اور اپنی جو بڑائی اور تکبّر ہے اس کو زک پہنچے۔ اس میں کمی آئے، اس بناء پر اُنھوں نے یہ جملہ بھی کہہ دیا ساتھ ہی کہ تم یہ سمجھو اب کہ وہ علاقہ جو ہے وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہوگیا تاکہ یہ سوچیں اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ

(بقیہ بر صفحہ ۲۷)

ہوئے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی جمع کی گئی ہے جمعہ کے دن جب ان کا پتلا بنانا تھا اور خمیر تیار کرنا تھا تو جمعہ کا دن تھا۔ مٹی جمع کی گئی کائنات کے ہر خطہ سے مٹی جمع کی گئی اس میں سیاہ رنگ کی مٹی بھی تھی زرد رنگ کی سرخ رنگ کی سفید رنگ کی . . . آدم نے ساری مٹیاں جمع کیں گویا سارے اَلْوَان کا مجموعہ یہ حضرت آدمؑ اس لیے اولاد میں رنگ برنگ کے انسان ہیں۔ گورے بھی ہیں اور کالے بھی ہیں اور سبز رنگ کے بھی ہیں اور زرد رو بھی ہیں اور سرخرو بھی ہیں اور زردی اور سرخی مل کر جو بیچ میں نئے نئے الوان پیدا ہوتے ہیں وہ سب موجود ہیں تو آدم نے چونکہ ساری مٹیاں جمع کیں ، اس واسطے اولادِ آدم میں رنگ برنگ پیدا ہو گئے اور مختلف الْاَلْوَان لوگ ، تو مٹیوں کا جمع کر دینا الوان کا جمع کر دینا یہ جمعہ کے دن ہوا تو جمعہ کی جامعیت یہاں بھی پائی گئی ، اجزاء جمع کر دیے گئے ، مٹی کے ان سے ایک ایسی مخلوق تیار کی گئی کہ جو پورے عالم پہ فائق ہو گئی اور جامع ترین مخلوق۔

بقیہ : درسِ حدیث

وسلم کی بات سنیں اسلام کی طرف مائل ہوں ، یہی طریقے ہیں پہلے آدمی مائل ہوتا ہے پھر بات سنتا ہے پھر اثر ہوتا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پھیلانا اور تبلیغ فرمانا اس کے مختلف طریقے رہے ہیں مگر تبلیغ زیادہ پیشِ نظر رہی ہے خون ریزی بہت کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔

○

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے شیدائیوں کے لیے نوید ہے کہ

"بخاری کی باتیں"

از سید ابن گیلانی شائع ہو گئی ہے۔ شائقین کرام اور تاجر حضرات اپنے اپنے آرڈر فوراً ارسال فرمائیں تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔
قیمت : ۷۵ روپے ، پاکستان اور آزاد کشمیر کے ہر بڑے شہر کے بک سٹال یا براہِ راست ادارہ السادات شرقپور روڈ شیخوپورہ - فون : ۵۴۴۱۶ سے طلب کریں۔

عبد الستار عاصم ناظم ادارہ السادات